اپنی رعیت کے لیے جوابدہ ہے۔ (ابن عمر)۔ جواب دہی کے یہ معنی کافی نہ ہوں گے کہ کوئی شخص خط لکھے اور اس کو مطابقِ حقیقت یا مغالطہ انگیز جواب مل جائے یا کھلی کچہری میں لوگ کوئی سوال کریں تو امام جواب دے دے۔ نہیں بلکہ جواب دہی کا صحیح مقام عدالت ہے۔ ادر شیرازی صاحب نے اپنے خاکے میں عدالت کو یہ مقام دیا ہے کہ کوئی مدعی یا محتسب اعلیٰ یا کوئی ادارہ حاکم کو طلب کر سکتا ہے۔

دستوری خاکے میں کچھ چیزیں اُنہوں نے مبہم چھوڑی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مجلس شوریٰ اپنے فیصلے کس طرح کرے گی۔ دوسری یہ کہ اگر حاکم یا امیر اور مجلسِ شوریٰ میں نزاع واقع ہو تو کس کا حکم چلے گا۔ شوریٰ کا فیصلہ برتر ہو گا یا امیر کا۔ یا کیا آئے دن معاملات عدالت میں جاتے رہیں گے؟

بہر حال سیّد معروف شاہ صاحب کی کتاب کی ہم قدر کرتے ہیں۔

تنظیم ــ اشاعتِ خصوصی | مدیران: پروفیسر سیّد محمد سلیم و مجلس ادارت۔ باہتمام ادارہ تعلیمی تحقیق "تنظیم اساتذہ پاکستان"۔ دفتر: ۸۔ اے ذیلدار پارک، اچھرہ لاہور۔

تنظیم ایک مجلہ ہے جس کا شمارہ جون سامنے ہے۔ یہ اشاعتِ خصوصی ہے جس کا عنوان ہے "تعلیم و تربیت اسلامی تناظر میں"۔

پروفیسر صاحبان و اساتذہ کرام کی جس کل پاکستان تنظیم کا یہ آرگن ہے، وہ اس لحاظ سے واحد مثال ہے کہ ٹریڈ یونین کے طرز پر محض معلّمین کے حصولِ حقوق کی جد و جہد کرنے کے بجائے خاصا زور تعلیمی میدان میں تحقیق و تصنیف پر صرف کرتی ہے تاکہ کارپردازانِ تعلیم، نصاب سازوں، نصابی کتابیں لکھنے والوں اور پروفیسروں اور معلّمین کو یہ رہنمائی حاصل ہوتی رہے کہ اسلامی نقطۂ نظر سے ہمارے موجودہ نظام اور طرزِ فکر اور طریقِ تعلیم میں کیا کیا خرابیاں قابلِ اصلاح ہیں اور رُوحِ تعلیم اور مقصدِ تعلیم سے لے کر تعلیم کاری کے مختلف پہلوؤں میں اسلام کے کن اہم تقاضوں کو غالب ہونا چاہیے۔

اس اشاعتِ خاص میں ڈاکٹر معین الدین عقیل، پروفیسر زین العابدین، پروفیسر عظمت اللہ خاں، جناب محمد صدیق۔ پروفیسر مسلم سجاد، ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن، پروفیسر خورشید احمد، ڈاکٹر خالد علوی، پروفیسر سیّد محمد کاظم، ڈاکٹر سیّد محمد باقر، مولانا عبدالماجد دریا آبادی (مرحوم) ڈاکٹر احمد خان،